ہارون الرشید

جنرل پرویز مشرف کا پراسرار دورہ

جنرل پرویز مشرف کے دورۂ مشرق وسطیٰ کا معاملہ نہایت پراسرار ہے۔ وہ عذاب میں مبتلا اپنی قوم کو اس کے حال پر چھوڑ کر عربوں کو بچانے نکل پڑے۔ انہیں یہ مشورہ کس نے دیا؟

ایک عرب حکمران نے اسرائیل کو لازماً تسلیم کرنے کے لیے جنرل مشرف کے مؤقف کا زیادہ پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔ یہ وہی خاندان ہے، خلافت عثمانیہ کے خلاف انگریزوں کے ایماء پر قابل نفرت سازشوں پر اقبال نے جس کے بارے میں کہا تھا:

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذر و دلق اویس و چادر زہرا

یعنی یہ اس قماش کے لوگ ہیں کہ حضرت اویس قرنیؒ، جناب ابوذر غفاریؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی چادر بھی بیچ کھائیں۔ نئی دہلی میں اسرائیلی نمائندے نے بھی جنرل کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ میرا خیال تھا کہ لاہور کا معتبر دانشور سبقت کرے گا لیکن وہ ان دنوں کشمیریوں کے غم میں گھلا جا رہا ہے۔ بھارت میں اسرائیلی سفیر کے مشیر لیوی رائٹس نے کہا:

> ''پرویز مشرف کھلے ذہن کے شخص ہیں۔ انہیں ہم سلام کرتے ہیں۔ اسرائیل نے کبھی بھی پاکستان کے خلاف کسی بھی موقع پر کوئی بیان نہیں دیا بلکہ کشمیر کے معاملے میں اسرائیل نے کہا کہ اسے بھی مسئلہ فلسطین کے تناظر میں دیکھا جائے۔ اسرائیل نے ہمیشہ پاکستان سے تعلق قائم کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ سب سے پہلے ۱۹۵۳ء میں سر ظفر اللہ خان کے ذریعے پاکستان کو اسرائیل نے پیغام دیا تھا۔ اسرائیل نے کبھی بھی پاکستان کے جوہری پروگرام کو ختم کرنے کی بات نہیں کی۔ یہ میڈیا ٹرائل ہے، ہم اسے جانتے ہیں۔''

میڈیا ٹرائل؟ کیا اسرائیل شہر حیفہ میں کئی عشروں سے کھلم کھلا قائم قادیانی دفتر میڈیا ٹرائل ہے؟ پاکستان کو پیغام دینے کے لیے قادیانی وزیر خارجہ کا انتخاب بھی؟ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرنے کے لیے راجستھان اور سری نگر کے ہوائی اڈوں پر کھڑے اسرائیلی فضائیہ کے بمبار بھی جو بھارتی ایئر فورس کے ڈیزائن میں رنگ دیئے گئے تھے؟ اسرائیل کے دوسو ایٹمی میزائل بھی جن میں سے تین کا ہدف کراچی، اسلام آباد اور لاہور ہیں؟ مقبوضہ کشمیر بھیجے جانے والی صیہونی فوجی بھی؟ یہودی دانشور رائے کے لامانی (Lamani) نے اسرائیلی اخبار میں لکھا کہ اس ملک کی فوج میں عیسائی بھرتی نہیں کیے جاتے لیکن ۶۰۰ قادیانی موجود ہیں۔ اگر مسٹر لیوی رائٹس پسند کریں تو وہ بتائیں کہ اب ان کی تعداد کتنی ہے۔ یہ بھی فرمائیں کہ پاک فضائیہ کے سابق پائلٹ اکرم اعوان کو جواب راولپنڈی جیل میں ہے، سال بھر ایف ۱۵ پر اسرائیل میں تربیت دینے

کا مقصد کہوٹہ پر حملے کے سوا کیا تھا اور یہ بھی کہ جنرل محمد ضیاء الحق اور پاک فوج کے دوسرے جنرلوں کو شہید کرنے کے لیے زہریلی گیس کی ڈبیا کہاں سے آئی تھی اور ایٹمی پروگرام کے علاوہ ان کا جرم کیا تھا؟

کیا عراق کی جوہری تنصیبات پر حملہ اور ایرانی منصوبے پر حملے کی تیاری بھی پاکستانی میڈیا ٹرائل ہے۔ حال ہی میں ایک اسرائیلی اخبار میں شائع ہونے والا روسی یہودی یوری ایونری کا وہ مضمون بھی کیا پاکستانیوں کی اختراع ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل (فلسطین نہیں) میں موجودہ چودہ لاکھ فلسطینی مسلمان، چڑیا گھر میں مقید جانوروں کی طرح جی رہے ہیں۔ ہر روز قتل ہوتے فلسطینی بچوں کی تصاویر کیا پاکستانی چینل دکھاتے ہیں؟ صابرہ اور شتیلہ کے کیمپوں پر بمباری کا مشورہ کیا پاکستانی صحافیوں نے دیا تھا؟ ہر روز بلڈوز ہوتے ہوئے فلسطینیوں کے گھر اور ان پر برستے راکٹ، کیا پاکستان میں لکھے گئے افسانے ہیں؟ پاکستان کا عالم تو یہ ہے کہ امریکہ کی مدد سے موساد یہاں دندناتی پھرتی ہے۔ لاہور کا عالم دین اسرائیل جاتا اور واپس آ کر اسے تسلیم کرنے کا مشورہ دیتا ہے لیکن اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ کس کے ایما پر؟ کراچی کے پنج ستارہ ہوٹل کا امریکی شہریت رکھنے والا یہودی مینجر بے نقاب ہونے کے بعد راتوں رات فرار ہو جاتا ہے۔ کس کی مدد سے؟

جنرل پرویز مشرف جو چاہیں ارشاد کریں۔ جنگل کا بادشاہ بچے دے یا انڈے لیکن اسرائیل کے بارے میں بانیانِ پاکستان کا مؤقف واضح ہے۔ اسرائیل کے بانی بن گوریاں اور سفاک موشے دایان کو عربوں کو قتل پر برطانیہ نے دہشت گرد قرار دیا۔ ان کی گرفتاری پر انعامات مقرر ہوئے اور لندن کے اخباروں میں اشتہار چھپے۔ یہ اسرائیل کے قیام کی تیاریاں تھیں۔ اکثریتی آبادی کو بے دخل کر کے، ترقی پسندوں کے کعبہ روس اور یوکرائن، امریکہ اور یورپ سے یہودیوں کو لا کر۔ قائد اعظم کی تقاریر اور ان کی مسلم لیگ کی قراردادیں موجود ہیں۔ بالآخر سارے عرب مان لیں لیکن پاکستان اسرائیل کو مانے گا تو اپنے بانیوں کے حتمی فیصلے، اپنی تاریخ، ثقافت، ضمیر اور عہد سے روگردانی کرے گا۔ اس کے نظریے کا کوئی جواز باقی نہ رہے گا۔ استعمار کے حاشیہ بردار حکمرانوں کی بات دوسری ہے، ورنہ مسلمانوں میں مانتا کون ہے؟ حماس دو تہائی اکثریت سے کیوں جیتی۔ شیعہ سنی فساد کھڑا کرنے کی مغربی سازشوں کے باوجود حسن نصر اللہ اور احمدی نژاد کے لیے سنی مسلمانوں میں اتنی تائید کیوں ہے۔ عرب عوام سے کسی نے پوچھا ہے؟ پوچھ لیجیے، ریفرنڈم کرا لیجیے۔ پاکستان میں بھی کرا لیا جائے۔ کوئی اخبار سروے کرا لے، گیلپ کر لے۔ یہودیوں میں رتی برابر بھی تاریخی شعور ہے تو انہیں مسلمان حکمرانوں سے نہیں مسلم عوام سے مفاہمت کرنا ہوگی۔

فلسطین پر یہودیوں کا ہرگز کوئی حق نہیں۔ دو ہزار برس پہلے وہ وہاں سے نکالے گئے اور ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے نہیں نکالا تھا۔ چھ سو برس بعد امیر المومنین عمر ابن خطابؓ نے ۹۰ یہودی خاندان وہاں آباد کیے پھر بتدریج عیسائی اکثریت مسلمان ہو گئی۔ وہ ہسپانیہ میں پھلے پھولے، صلاح الدین ایوبی نے انہیں امان دی، وہ سلطنت عثمانیہ میں خوشحالی سے ہم کنار ہوئے۔ لُوٹا تو انہیں مغرب نے۔ قتل عام تو ہٹلر نے کیا۔ انگریزی کے پہلے ناول کی یہودی ہیروئن اپنے باپ سے یہ کہتی ہے

''یہاں تو سب کچھ لٹ جائے گا' ہمیں مغرب (مراکش) چلے جانا چاہیے۔'' فلسطینی مسلمان کس چیز کی قیمت ادا کریں؟ اس لیے کہ یہودیوں کے پاس اسلحہ زیادہ ہے، معیشت بڑی ہے؟ مسلمان حکمران بزدل نہ ہوں تو ہر طرح کا اسلحہ ان کے پاس بھی موجود ہے۔ اگر صرف پاکستان، مصر، سعودی عرب، شام اور ایران دفاعی معاہدہ کرلیں؟ خمینی نے کہا تھا کہ اگر مسلمان افواج محض ٹینکوں کے ساتھ نکل پڑیں تو کوئی انہیں روک نہ سکے۔ خمینی کا قول باطل نہیں ہے۔ اس نے امریکہ کو ایران سے اکھاڑ پھینک دیا تھا۔ باطل یاسر عرفات تھا، دریوزہ گر، نوبل انعام کا آرزو مند۔

ہم یہودیوں سے نفرت نہیں کرتے، قدامت پسندوں سے نہ اعتدال پسندوں سے۔ وہ اللہ کی مخلوق ہیں اور خدا کی مخلوق سے کوئی مسلمان نفرت نہیں کرسکتا۔ الا یہ کہ اس پر پاگل پن سوار ہو لیکن اسرائیل ایک صہیونی ریاست ہے اور اس کی سرحدیں ہی متعین نہیں۔ وہ مسلسل قتل عام اور وسعت پر یقین رکھتی ہے۔ یاسر عرفات نے جو کچھ حاصل کیا' وہ حکومت نہیں بلدیہ ہے۔ پولیس رکھی جاسکتی ہے، فوج نہیں۔ لیڈروں کے گھر اڑا دیئے جاتے ہیں، ایوانِ صدر تک گھیراؤ ہوتا ہے۔ پھر ان ۴۵ لاکھ فلسطینی مہاجرین کا کیا ہوگا جو پانچ عشروں میں اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور عرب ممالک سمیت دنیا بھر میں دربدر ہیں۔ یہودیوں کو ساری دنیا سے سمیٹ کر اسرائیل میں جمع کیا جارہا ہے۔ اور فلسطینیوں کو بکھیرا جارہا ہے۔ یہ کیسا انصاف اور کیسی ریاست ہے۔ جنرل مشرف جسے قبول کرنے کی وکالت کرتے ہیں اور اپنے عوام سے پوچھے بغیر۔ وہ افغانستان والی غلطی دہرارہے ہیں۔ کشمیر میں بھی اور فلسطین کے بارے میں بھی۔ پہلے دشمن کی بات مان لی جائے اور پھر اس سے رعایت کی درخواست دی جائے۔ کیوں؟ پھر کون رعایت دیتا ہے اور ۴۵ لاکھ عرب کہاں بسیں گے، ان کی زمین کہاں ہے اور حضور، یہ بیت المقدس کا سوال ہے، قبلہ اوّل کا۔ کیا وہ صہیونیوں کو سونپ دیا جائے۔ بے نظیر بھٹو کے سوا کوئی ان کی تائید نہ کرے بلکہ شاید وہ بھی نہ کرسکیں۔

جنرل پرویز مشرف کے دورہ مشرق وسطیٰ کا معاملہ نہایت پراسرار ہے۔ عذاب میں مبتلا اپنی قوم کو چھوڑ کر وہ عربوں کی مدد کو نکل پڑے۔ انہیں یہ مشورہ کس نے دیا؟ (مطبوعہ: روزنامہ ''نوائے وقت''۔ ۲۷ر جنوری ۲۰۰۷ء)

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور

4 مارچ 2007ء
اتوار بعد نماز مغرب

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر و اصلاحی بیان ہوتا ہے

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465